

۹۱۳

عیسائیوں میں نہیں پائی جاتیں بلکہ حضرت عیسیٰ نے یہ بات کہہ کر کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان ہو تو یہ تمام کام جو میں کرتا ہوں تم کرو گے بلکہ مجھ سے زیادہ کرو گے اس بات پر مہر لگا دی کہ تمام عیسائی بے ایمان ہیں اور جب بے ایمان ہوئے تو ان کو یہ حق بھی نہیں پہنچتا کہ کسی سے سچائی دین کے بارے میں بحث کریں جب تک پہلے اپنی ایمانداری ثابت نہ کر لیں کیونکہ ان کی حالت یہ گواہی دے رہی ہے کہ بوجہ نہ پائے جانے قرار دادہ علامتوں کے یا تو وہ بے ایمان ہیں اور یا وہ شخص کاذب ہے جس نے ایسی علامتیں ان کے لئے قرار دیں جو انہیں پائی نہیں جاتیں اور دونوں طور کے احتمال کی رو سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ سچائی سے ہٹکے دور و مہجور و بے نصیب ہیں مگر قرآن کریم نے اپنے پیروؤں کے لئے جو علامتیں قرار دی ہیں وہ صد ہا مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں جس سے ثابت ہو گیا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا برحق کلام ہے لیکن اگر عیسائیوں کو ایماندار مان لیا جاوے تو ساتھ ہی ماننا پڑیگا کہ انجیل موجودہ کسی ایسے شخص کا کلام ہے کہ جو جھوٹی پیشگوئیوں کے سہارے سے اپنے گروہ کو قائم رکھنا چاہتا ہے مگر یاد رہے کہ اس تقریر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر ہمارا کوئی حملہ نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر یہ باتیں حضرت مسیح کی طرف سے ہیں تو انہوں نے ایمانداروں کی یہ نشانیاں لکھ دیں۔ پھر اگر کوئی ایمانداری کو چھوڑ دے تو حضرت مسیح کا کیا قصور۔ بلکہ حضرت مسیح نے ان علامات کے لباس میں عیسائیوں کے بے ایمان ہو جانے کے زمانہ کی ایک پیشگوئی کر دی ہے یعنی یہ کہہ دیا ہے کہ جب اے عیسائیو تمہارے پر ایسا زمانہ آوے کہ تم میں یہ علامتیں نہ پائی جاویں تو سمجھو کہ تم بے ایمان ہو گئے اور ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی تم میں ایمان نہ رہا۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے عیسائیوں کے بعض خواص افراد میں یہ علامتیں پائی جاتی تھیں اور خوارق ان سے ظہور میں آتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت میں جب وہ لوگ نہ ماعث نہ قبول کرنے لگے، آفتاب

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
بیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
اک مجروحہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
القصد یہ مسیح کے آنے کا ہے نشان
ظاہر ہیں خود نشان کہ زماں وہ زماں نہیں
اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی ﴿۲۸﴾
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ۔ سچ کی تو عادت نہیں رہی
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس غبیث کو
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر منائے گا
کھیلیں گے بچے سانپوں کے خوف و بے گزند
بھولیں گے لوگ مشغلہ حیر و تفنگ کا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
کردے گا ختم آ کے وہ دین کی لڑائیاں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی
وہ عزم و مقیامت وہ ہمت نہیں رہی
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلالت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

